آخر گلاب دیوی کون تھی؟ لاہور کا مشہور ہسپتال آج بھی اُن کے نام سے منسوب کیوں ہے؟

لالہ لجپت رائے 28 جنوری 1865 کو برطانوی پنجاب کے موضع دھودیکے لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد منشی رادھا کرشن اگروال ایک سرکاری سکول میں اُردو اور فارسی کے استاد تھے اور سر سید احمد خان کے بڑے مداح تھے۔ لالہ لجپت رائے کی والدہ گلاب دیوی سماجی خدمت کے لیے جانی جاتی تھیں۔ لالہ لجپت رائے کی والدہ گلاب دیوی کی وفات 1927 میں تپ دق سے ہوئی۔ اسی سال جس جگہ لالہ کی والدہ نے جان دی اسی جگہ انھوں نے دو لاکھ روپے لگا کر خواتین کے لیے گلاب دیوی ٹرسٹ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

ٹرسٹ نے اپریل 1930 میں اس وقت کی حکومت سے 40 ایکڑ زمین 16 ہزار روپے کے عوض خریدی۔ حکومت نے دس ایکڑ اراضی عطیہ کی۔ تعمیراتی کام سنہ 1931 میں شروع ہوا اور یہ عمارت لالہ کی وفات کے سات سال بعد مکمل ہوئی۔ سنہ 1934 میں ہسپتال کے دروازے تپ دق کے مریضوں کے لیے کھول دیے گئے۔

یہاں نصب سنگ مرمر کی تختی انگریزی اور ہندی میں بتاتی ہے: ''شریمتی گلاب دیوی ہسپتال برائے خواتین، جس کا افتتاح مہاتما گاندھی نے 17 جولائی 1934 کو کیا''۔

اس ہسپتال نے 1947 میں انڈیا سے آنے والے مہاجرین کو علاج کی بہترین سہولتیں فراہم کیں۔

نومبر 1947 میں بانی پاکستان محمد علی جناح نے اپنی بہن فاطمہ جناح کے ہمراہ اس ہسپتال کا دورہ کیا اور لکھا: ''میں نے 6 نومبر 1947 کو گلاب دیوی ہسپتال کا دورہ کیا جو اب مہاجرین کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ اس کے انچارج، ڈاکٹر، نرسیں اور دیگر لوگ بہترین کام کر رہے ہیں اور اس انسانی خدمت اور

بے لوث لگن کے اعتراف میں ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں‘‘۔

سنہ 1947 میں ٹرسٹیوں کی انڈیا منتقلی پر حکومت نے جولائی 1948 میں بیگم رعنا لیاقت علی خان، سید مراتب علی، پروفیسر ڈاکٹر امیر الدین اور کچھ دیگر قابل ذکر اور مخیّر حضرات کو ہسپتال کا قائم مقام ٹرسٹی بننے کے لیے مدعو کیا۔ بیگم رعنا کو گلاب دیوی چیسٹ ہسپتال کی انتظامی کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا۔ قیام پاکستان کے وقت ہسپتال میں 50 بستر تھے۔ اس وقت یہ ہسپتال جنوبی ایشیا کے سب سے بڑے چیسٹ (امراض چھاتی) ہسپتال میں تبدیل ہو چکا ہے جس میں 1500 بستروں کے ساتھ ہر قسم کے دل اور پھیپھڑوں کی بیماریوں، خاص طور پر تپ دق کے مریضوں کو صحت کی دیکھ بھال فراہم کی جاتی ہے۔

یاد رہے یہ ہسپتال لالہ لجپت رائے نے اپنی ماں کی یاد میں تعمیر کروایا تھا نیز یہ ہسپتال خدمتِ خلق کی ایک روشن مثال بھی ہے۔